لجنہ اماء اللہ سنجیدگی سے عورتوں کی اصلاح کرے

از

سیدنا حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد
خلیفۃ المسیح الثانی

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُہٗ وَ نُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

لجنہ اماء اللہ سنجیدگی سے عورتوں کی اصلاح کرے

(تقریر فرمودہ ۲۰ رمئی ۱۹۴۴ء)

تشہّد، تعوّذ، اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

دُنیا میں انسان کے لئے سب سے قیمتی جوہر سنجیدگی ہے۔ قرآن کریم نے اس کا نام اخلاص اور ایمان رکھا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **وَیْلٌ لِّلْمُصَلِّیْنَ**[۱] ایک طرف تو فرماتا ہے کہ نمازیں پڑھو مگر دوسری طرف نماز پڑھنے والوں کے لئے ہلاکت کا لفظ کہا ہے۔ اِس سے مراد وہی نماز ہے جس میں اخلاص نہ ہو۔ نماز انسان اور خدا کے درمیان ملاقات کا ذریعہ ہے۔ اخلاص نہ ہونے کی وجہ سے نماز خدا کے حضور حقیقی نماز نہیں کہلا سکتی۔ روزہ حقیقی روزہ نہیں کہلا سکتا اگر اخلاص نہ ہو۔ اگر اخلاص ہے تو حج بھی ہے زکوٰۃ اور صدقہ بھی ہے اگر اخلاص نہیں تو کچھ بھی نہیں۔ ایک ایکٹر بادشاہ بنتا ہے تو لوگ اُس سے نہیں ڈرتے لیکن ایک پندرہ بیس گھماؤں کا چوہدری آتا ہے تو لوگ اُس کی عزت کرتے ہیں کیونکہ اس میں اصلیّت ہے۔ ایک ایکٹر بڑا چور بنتا ہے تو لوگ اُس سے نہیں ڈرتے کیونکہ اُس کا چور ہونا ایک تماشہ ہوتا ہے لیکن ایک شخص معمولی چوری کرنے والا ہوتا ہے جو دو آنے چُرا لیتا ہے تو لوگ اُس کے آنے پر ڈرنے لگ جاتے ہیں کہ دیکھو! چور آ گیا ہے ہوشیار رہنا۔ لوگ تھیٹر میں جاتے ہیں اور وہاں ایک درزی دیکھتے ہیں جس کے پاس بڑے بڑے لارڈ وغیرہ کپڑے لے کے جاتے ہیں مگر دوسرے دن وہ اُس کے پاس اپنا کپڑا نہیں لے جاتے بلکہ اپنے معمولی درزی کے پاس جس کی سلائی چار آنے ہوتی ہے اپنا کپڑا سلانے کیلئے لے جاتے ہیں کیونکہ وہ سچا درزی ہے

اور اوّل الذکر جھوٹا۔ اِسی طرح ڈاکٹر کے بیٹے کے پاس لوگ نہیں جاتے حالانکہ بعض دفعہ وہ عرفاً ڈاکٹر کہلاتا ہے کیونکہ حقیقت میں ڈاکٹر نہیں۔ اِسی طرح لوگ معمولی عطّار کے پاس جا کر علاج کرا لیتے ہیں مگر ناٹک کے ڈاکٹر کے پاس نہیں جاتے۔ پس جب تم دُنیاوی کاموں میں اتنی احتیاط کرتے ہو تو کیا تم سمجھتے ہو کہ خدا اپنے کاموں میں احتیاط نہیں کرتا؟ اگر تم سَو فیصدی احتیاط کرتے ہو تو خدا تعالیٰ دوسَو فیصدی کرتا ہے اور جب تم اپنے آپ کو اِس قدر عقلمند سمجھتے ہو تو کیا خدا تعالیٰ نَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ ذٰلِکَ اتنا بے وقوف ہے کہ وہ تمہاری بغیر اخلاص کے نماز قبول کر لے۔ تمہارے کھوٹے روپے کو صدقہ کے طور پر قبول کر لے۔ اصل چیز اخلاص ہے جب تک اخلاص پیدا نہ ہو جائے تب تک ترقی ممکن نہیں۔ بڑی دِقّت یہی ہے کہ لوگ اخلاص سے بہت دُور ہیں۔ عورتیں بِالعموم لفاظی کو قبول کر لیتی ہیں۔ عورتیں احمدی کہلاتی ہیں لیکن سب بُرائیاں ان میں پائی جاتی ہیں حالانکہ عمل اور اخلاص کی ضرورت ہے جس کے بغیر ترقی ناممکن ہے۔ موجودہ حالت میں مردوں کے پاس اِس کے سِوا کیا چارہ ہے کہ یا تو احمدی عورتیں اخلاص پیدا کریں یا پھر وہ ان کو چھوڑ دیں۔ اِس وقت تک ایک بھی مثال ہمارے پاس ایسی نہیں کہ مرد مُرتد ہوا ہو اور عورت بچ گئی ہو۔ مردوں کے ساتھ عورتیں بھی مُرتد ہو جاتی ہیں۔ جس کے یہ معنی ہیں کہ عورت کا اپنا کوئی ایمان نہیں اُس کا ایمان اُس کے خاوند کا ایمان تھا۔ دس بیس میں سے ایک عورت تو ایسی ہوتی جس کے متعلق ہم کہہ سکتے کہ اُس کا اپنا ایمان تھا۔ ان کے ایمان اپنے ایمان نہیں بلکہ خاوندوں اور باپوں اور بیٹوں کے ایمان تھے۔ دیگ ایک چاول سے پہچانی جاتی ہے یہ ایک نمونہ ہمارے سامنے ہے۔ شاید خدا تعالیٰ نے بھی اسی لئے یہ ارتداد دکھایا کہ عورتوں کے ایمان کا پتہ لگ جائے۔

جب عبدالرحمٰن مصری مرتد ہوا تو میرا خیال تھا کہ اُس کی بیوی شاید اُس کے ساتھ مرتد نہ ہو۔ میرے اُستاد کی وہ بیٹی تھی بڑے پختہ ایمان کی عورت معلوم ہوتی تھی لیکن آخر خاوند کے ساتھ وہ بھی مرتد ہوئی۔ تو یہ باتیں بتاتی ہیں کہ جو اخلاص اور ایمان چاہئے وہ ہماری عورتوں میں نہیں ہے اور اِس کے بغیر ترقی ناممکن ہے۔ مَیں خصوصاً لجنہ کو خطاب کرتا ہوں۔ ہر محلّہ کی لجنہ اپنے آپ کو منظّم کرے اور ایک ہفتہ کے اندر اندر سب جوان، بوڑھی عورتوں کو جمع کر کے ان کی

تعداد معلوم کرے اور جبراً اُن کو لجنہ میں داخل کرے اور جو داخل نہ ہو اُس کے متعلق سمجھ لو کہ وہ احمدی نہیں ہے۔

پہلے لجنہ کا ایک ہی اجلاس ہوتا تھا جس میں سب ممبرات شامل ہوتی تھیں۔مگر سُستی طاری ہوتی گئی اور محلّہ وار کام شروع ہوا اَب صرف چندہ لینے تک کام محدود رہ گیا۔کئی سال سے کوئی رپورٹ میرے پاس نہیں آئی اِس لئے مَیں یہ نتیجہ نکالنے پر مجبور ہوں کہ کام ہوتا ہی نہیں۔مَیں نے اِسی لئے آج تم کو جمع کیا ہے کہ اصولی ہدایات تم کو دوں۔ایک ہفتہ کے اندر اندر اپنے آپ کو منظّم کر لو اور ہر احمدی عورت کو لجنہ میں شامل کرو اور پھر جمع ہو کر اپنے لئے کام متعین کرو۔

بہت سی عورتیں صحیح پردہ نہیں کرتیں۔غیر احمدیوں، بدمعاشوں کے اڈے یہاں بن چکے ہیں جن کی وجہ سے بہت بدنامی ہو رہی ہے۔ایسی آوارہ عورتوں کا جس گھر میں جانا ہوگا وہ ایک غیر مرد کے آنے کے برابر ہے۔

پھر عورت کا اپنے مرد کے بغیر سفر پر جانا خلافِ شریعت ہے مگر مجھے معلوم ہوا کہ بعض عورتیں بغیر اپنے مرد کے بٹالہ یا امرتسر کا سفر کرتی ہیں۔پھر سینما دیکھنے سے ہم نے روکا ہوا ہے مگر محلوں کے لڑکے بعض ریلوے گارڈوں سے دوستانہ کر کے بغیر ٹکٹ سفر کرتے ہیں اور بٹالہ جا کر سینما دیکھتے ہیں۔آخر سینما والے انہیں مُفت کیوں تماشہ دکھاتے ہیں؟ ظاہر ہے کہ اُن سے اُن کے دوستانہ ہوتے ہیں اور ہر دوستانہ جو جرم میں ممد ہوتا ہے خود بھی ایک جرم ہے۔اگر اُن کی مائیں اُن کی نگرانی کریں تو وہ کبھی نہ جا سکیں۔

پھر قادیان میں بیسیوں ریڈیو لگے ہوئے ہیں اور گانے سُنے جاتے ہیں۔ریڈیو خبروں کے لئے، علمی و ادبی مضامین کے لئے ہیں۔اگر اِس دن کے بعد کوئی رپورٹ میرے پاس آئی کہ کسی نے گانا سنا ہے خواہ تم کہو کہ نعت سُنی ہے تو اِس کا مقاطعہ کر دیا جائے گا۔علمی و ادبی تقاریر اور خبروں کے لئے ریڈیو مفید ہے یا کوئی ادبی مضمون یا ڈرامہ جس میں گانا نہ ہو۔باقی قوالی، نعت وغیرہ سب ناجائز ہے۔بچہ بھی آ آ کرتا ہے اور ننگا پھرتا ہے قوالی گانے والے بھی آ آ کرتے ہیں اگر گانے والے آ آ کریں تو تم شوق سے سنو اور اگر وہ ننگے آ کھڑے ہوں تو تم اُن سے دور بھاگتی ہو۔تو گانے میں وہی حرکت جو بچے کرتے ہیں وہی گانے والے بھی کرتے ہیں۔

یہ ساری باتیں گندی ذہنیت کو ظاہر کرتی ہیں اور وقار کو تباہ کرنے والی ہیں۔ یہ لجنہ کا فرض ہے کہ وہ اِن کی اصلاح کرے۔ مجھے جو یہ الہام ہوا ہے کہ اگر تم پچاس فی صدی عورتوں کی اصلاح کر لو تو اسلام کو ترقی حاصل ہو جائے گی۔ پچاس فیصدی سے یہی مراد ہے کہ پچاس فیصدی کی اصلاح بھی بہت بڑی بات ہے۔

تم میں اور غیر احمدی میں اِس کے سِوا کیا فرق ہے کہ تم اپنے پیسے چندے میں دے دیتی ہو اور وہ سینما میں دے دیتی ہیں۔ حقیقی روح ایمان کی ابھی تم کو بھی حاصل نہیں ہوئی۔ تم میں سے کوئی عورت علمی بات کرنے کے قابل نہیں، کسی مجلس میں بول نہیں سکتی۔ تم گھر کے کاموں سے فارغ ہو کر اپنے بچے ہوئے اوقات کو جو تم خدا کو دے سکتی تھیں جب خدا کو دینے کی بجائے ریڈیو سن کر میراثیوں اور کنچنیوں کو دے دیئے تو خدا کے گھر میں تمہارے لئے کیا حصہ ہوگا۔ تمہاری نسلیں کس طرح اصلاح پذیر ہوں گی۔ آئندہ نسلوں کی اصلاح کا کون ذمہ دار ہوگا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو فرماتے ہیں کہ تم شادیاں کرو تا تمہاری نسل بڑھے اور اسلام ترقی کرے۔[۲] مگر ایسی نسل سے کیا فائدہ جو اسلام کے سپاہی نہ ہوں۔

پھر تعلیم جو تم پاتی ہو اِس سے تمہارا مقصد نوکری کرنا ہوتا ہے۔ اگر نوکری کرو گی تو بچوں کو کون سنبھالے گا؟ خود تعلیم انگریزی بُری نہیں لیکن نیت بد ہوتی ہے اور اگر نیت بد ہے تو نتیجہ بھی بد ہوگا۔ اگر غلط راستے پر چلو گی تو غلط نتیجے ہی پیدا ہوں گے۔ جب لڑکیاں زیادہ پڑھ جاتی ہیں تو پھر اُن کے لئے رشتے ملنے مشکل ہو جاتے ہیں۔ ہاں اگر لڑکیاں نوکریاں نہ کریں اور پڑھائی کو صرف پڑھائی کے لئے حاصل کریں۔ اگر ایک لڑکی میٹرک پاس ہے اور پرائمری پاس لڑکے سے شادی کر لیتی ہے تو ہم قائل ہو جائیں گے کہ اُس نے دیانتداری سے تعلیم حاصل کی ہے۔

یہ ساری باتیں لجنہ سے تعلق رکھتی ہیں جن کی وہ اصلاح کرے۔ مرکزی لجنہ کی سیکرٹری تمام محلّہ جات سے رپورٹ لیکر مجھے دکھائے اور مَیں یہ قانون بناتا ہوں کہ مہینے میں کم از کم ایک دفعہ یا فی الحال دو ماہ میں ایک دفعہ قادیان کی سب عورتیں اکٹھی ہوں اور اُن کو غور کرنا چاہئے کہ ہمارے محلّہ میں کون کون سے نقائص ہیں اور اُن کو کیسے دور کیا جا سکتا ہے۔ محلّہ کی پریذیڈنٹ اور سیکرٹری کا فرض ہوگا کہ وہ سب عورتوں کو جلسہ میں شریک کرے۔ اگر تم صرف پچاس فیصدی

عورتوں کو جلسہ میں لاؤ گی تو باقی پچاس فیصدی عورتوں کو تم مار رہی ہو گی کیونکہ وہ اپنے اخلاص میں کم ہوتی جائیں گی۔ پندرہ روزہ جلسہ محلّہ کا ہو اور پندرہ روزہ مرکز کا۔ ایک جمعہ یا ہفتہ کو محلّہ کا جلسہ ہو اور ایک ہفتہ مرکز کا۔ کام کو باقاعدگی سے کرنے سے ہی فائدہ ہوگا۔ تھوڑا کام کرو اور اُس کی عادت ڈالو پھر اُس کو اَور بڑھاؤ اَور بڑھاؤ۔

ہر عورت سے عہد لیا جائے کہ وہ لجنہ کے جلسہ میں شامل ہونے کے لئے گھر سے نکلتے وقت کسی اور گھر نہ جائے اور اپنے کام کو پورا کرے تا کوئی مرد یہ نہ کہہ سکے کہ لجنہ کے جلسہ کے بہانے سے عورتیں بے فائدہ دوسرے گھروں میں پھرتی ہیں۔

(اخبار الفضل ۲۴ رمئی ۱۹۴۴ء)

---

۱ الماعون: ۵

۲ ابوداؤد کتاب النکاح باب النهی عن تزويج من لم يلدمن النساء